جمعرات 24- دسمبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 24- دسمبر 1998ء 4 رمضان 1419 ہجری- 24 فتح 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 288

سنت رسولؐ کی پیروی

حضرت عرباضؓ بن ساریہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کی پیروی کرنا۔ اسے اچھی طرح چمٹ جانا اور دانتوں سے مضبوط گرفت میں لے لینا۔

(جامع ترمذی کتاب العلم باب الاخذ بالسنہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا عالمی درس قرآن 1998ء ①

تمام عظمتیں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے وابستہ ہو چکی ہیں

• اللہ کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے حسب حالات جہاد ضروری ہے

درس کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

لندن 21- دسمبر 1998ء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم رمضان کو بیت الفضل لندن میں رمضان المبارک کے عالمی درس قرآن کا آغاز فرمایا۔ اور سورہ نساء کی آیت نمبر 71، 72 کا درس دیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ 1993ء سے احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ ماہ رمضان میں قرآن کریم کا درس ارشاد فرماتے ہیں۔ اس طرح یہ درس کا چھٹا سال ہے۔ اردو زبان جس میں حضور درس دیتے ہیں اس کے علاوہ سات دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ بھی ساتھ ساتھ نشر کیا گیا۔ یہ زبانیں انگلش، عربی، بنگالی، فرنچ، جرمن، بوسنین اور ترکی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے آیات متعلقہ کی تلاوت کے بعد ان کا ترجمہ بیان فرمایا، یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ صاحب علم ہونے کے لحاظ سے کافی ہے۔ حضور نے فرمایا اس میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ اللہ کا فضل ہے اور دوسری بات یہ کہ صاحب علم ہونے کے لحاظ سے اللہ کافی ہے۔

قرآن کریم کی ایک مرکزی آیت

حضور ایدہ اللہ نے آیت کا سیاق و سباق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے پہلی آیت یعنی آیت نمبر 70 قرآن کریم کی مرکزی آیات میں سے ایک ہے اور سورۃ نساء کی تو یہ بلاشبہ مرکزی آیت ہے۔ اس آیت میں بیان کردہ تمام انعامات کو اللہ کے فضل کے طور پر بیان کیا گیا ہے

اور یہ فضل اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے وابستہ ہے۔ یوں تو ہر اچھے کام سے فوائد وابستہ ہوتے ہیں مگر یہ فضل تبھی ہوگا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے وابستہ ہو جائے۔ سورۃ نساء کی آیت 14 بتاتی ہے کہ اللہ کے فضل کے نتیجے میں جو جنتیں حاصل ہونگی وہ ہمیشہ رہیں گی۔ اور تمام عظمتیں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا نتیجہ ہیں۔ صالحیت سے لیکر نبوت تک کی تمام بلند تر عظمتیں اللہ اور رسولؐ کی اطاعت سے وابستہ کردی گئی ہیں۔

فضل کے مطالب

حضور ایدہ اللہ نے فضل کے مطالب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر اچھائی فضل سے وابستہ ہے۔ اس کا ایک مطلب ہے غالب آگیا۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے آپ کی امت سب امتوں اور سارے بنی نوع انسان پر غالب آجائے گی۔ فضل سے ایک مراد مال بھی ہے۔ قانون قدرت کے مطابق اللہ تعالیٰ فضل کرنے کا پابند نہیں ہے۔ مگر اللہ نے اپنے آپ کو پابند کیا ہے کہ وہ مانگنے والے کو ضرور اپنا فضل دے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے مختلف علماء اور مفسرین کے بیان کردہ مطالب کا ذکر فرمایا۔ اس ضمن میں طبری، ابن کثیر، امام رازی، الوسی اور معتزلہ کے نکتہ ہائے نظر اس ضمن میں پیش فرمائے اور ان تمام تفاسیر کے بیان کے بعد فرمایا۔ اللہ نے اطاعت کی توفیق دی ہے۔ بظاہر اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر اللہ اس کا اجر کیوں دے؟ حضور نے فرمایا بے شک اللہ نے اطاعت کی توفیق دی ہے مگر ساتھ ہی رخصت بھی دی ہے کہ چاہے تو اطاعت نہ کرے۔ دنیا کے اکثر معاصی اسی رخصت کی بناء پر ہو رہے ہیں۔ ساری دنیا یہی کر رہی ہے۔ جس طرح سکول میں ہر بچے کو پڑھائی کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ مگر اعزاز اور مناصب وہی بچہ پاتا ہے جو پڑھائی میں محنت کرتا ہے۔ اس لئے عمل کرنے والے کا جزا یا سزا سے اٹوٹ رشتہ ہے۔ اللہ تعالیٰ استحقاق کے نتیجے میں انعام عطا کرتا ہے اور سزا بھی دیتا ہے۔ اللہ کے فضل کا معنی یہ نکلتا ہے کہ جس پر فضل ہوا اس نے جو کچھ کیا وہ چاہتا تو نہ بھی کر سکتا تھا۔ چونکہ اس نے کیا اس لئے اللہ اس کی نیکی کو قدر اور احسان کی نظر سے دیکھے گا۔ یہ اللہ کا فضل ہے کہ وہ چاہے تو بدنتائج کی پکڑ نہیں بھی کرتا اگر اللہ ہر بدی کی پکڑ کرتا تو دنیا میں کوئی جاندار محفوظ نہ رہتا۔

دوسری آیت

دوسری آیت کا مطلب بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنی حفاظت کا انتظام کیا کرو۔ اس میں دو باتیں قابل ذکر ہیں۔ اول یہ کہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت اور دوسرے یہ کہ اس اطاعت میں جہاد میں مصروف ہو جانا یہ صورت روحانی بھی ہے اور جسمانی بھی۔ روحانی وہ ہے جس کا آیت من یطع اللہ....... میں ذکر ہے۔ اور روحانی قتال کا ذکر ہے۔ اس میں دعوت الی اللہ بھی شامل ہے۔ ورنہ تمام صالح، شہید، صدیق، انبیاء نے قتال تو نہیں کیا۔ اگر قتال نہیں کیا تو کیا وہ تمام درجات سے محروم رہیں گے؟ اس کے ایک معنے ہیں جو تمام دنیا پر چسپاں ہو سکتے ہیں۔ یہ معنے ہیں دعوت الی اللہ کے، یہ بھی جہاد ہے۔

فرمایا کہ اگر لڑائی ہو اور دشمن تلوار سے حملہ کرے تو اپنے دفاع کے ہتھیار یعنی آج کے زمانہ کے اعتبار سے توپ ایٹمی ہتھیار وغیرہ اسکی تیاری کرو۔ اور اس کے ساتھ آراستہ رہو۔

دعوت الی اللہ کا جہاد

حضور نے فرمایا دوسری صورت یہ ہے کہ اگر جہاد فی سبیل اللہ دعوت الی اللہ کے معنوں میں ہو تو پھر دلائل ساتھ رکھو جن سے دشمن کے حملہ سے بچ سکتے ہو۔

حضور نے فرمایا جب سے احمدیت کا آغاز ہوا ہے۔ ہم نے یہ دیکھا ہے کہ جب دشمن کے منہ دلائل سے بند کر دیئے گئے تو انہوں نے سختی اور ظلم کا سلسلہ شروع کر دیا۔ احمدیت کی تاریخ کا گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ جتنے مضبوط دلائل کے دفاع سے دشمن کا منہ بند کیا گیا اتنی ہی زیادہ سختی مقابل پر دیکھنے میں آئی۔ اور وہ پیغام جس کو دلیل کی رو سے نہیں دبایا جا سکا اس کو زبردستی دبانے کی کوشش کی گئی۔ اس وقت بھی پاکستان میں یہی صورت حال ہے۔ دنیا میں جہاں بھی کہیں دعوت الی اللہ کا کام ہو رہا ہے اس کام کے لئے باہر نکلنا ضروری ہے کسی کے لئے کوئی عذر نہیں کہ وہ گھر

باقی صفحہ 7 پر

رمضان میں درس القرآن

رمضان المبارک میں ایم ٹی اے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس قرآن روزانہ (سوائے جمعہ کے) شام سوا چار بجے سے پانچ بج کر چالیس منٹ تک ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے۔ یہی درس اگلے دن صبح 10-6 پر دوبارہ ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے۔

احباب کثرت سے اس روحانی مائدہ سے فائدہ اٹھائیں۔

رمضان میں اپنی راتوں کو اسیران راہ مولا کیلئے وقف کریں کہ خدا کی تقدیر حرکت میں آجائے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر

1903ء کے قادیان کی قلمی تصویر

حضرت حاجی غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کریام (متوفّٰی 3- جولائی 1943ء) اپنی نیکی' اخلاص اور ہر قسم کی مالی اور جانی قربانیوں کے اعتبار سے ایک مثالی بزرگ تھے۔ سلسلہ احمدیہ میں فنائیت کے آپ جس عالی مقام تک پہنچے اسے رہتی دنیا تک انشاء اللہ یاد رکھا جائے گا۔ آپ نے آخر جنوری یا اوائل فروری 1903 میں پہلی بار خدا کے پیارے مسیح موعود کی زیارت کی اور شرف بیعت حاصل کیا۔ آپ 1903ء کے قادیان کی قلمی تصویر کھینچتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"شہزادہ عبداللطیف صاحب کابلی بھی ان دنوں وہاں تشریف فرما تھے وہ بھی سیر کو ہمراہ تشریف لے جاتے۔ راہ میں کوئی ذکر شروع ہو جاتا۔ حضرت اس طرح اس کو بیان فرماتے کہ سننے والا گویا سگرٹ پی رہا ہے ان دنوں یہ روحانی نعمتیں میسر تھیں حضرت اقدس کا سیر میں اسرار حق بیان فرمانا۔ مولانا نورالدین کا درس قرآن۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم...... کا امامت میں تلاوت کرنا...... رات کے وقت جب بھی ہماری آنکھ کھلتی تو ان لوگوں کو تہجد پڑھتے دیکھا گیا۔ فجر کی نماز کے بعد تمام طلباء اپنی اپنی چارپائیوں پر مشغول تلاوت قرآن کریم دیکھے گئے اور ادائیگی نماز کے لئے تمام طلبا ایک ترتیب سے باقطار بیت اقصیٰ میں جاتے... ان دنوں ایک دکان دار شیخ غلام احمد صاحب... شیر فروشی کا کام کرتے تھے ان کی دوکان پر

بعض دفعہ لوگ خود ہی حسب ضرورت دودھ پی لیتے اور خود ہی قیمت رکھ جاتے جماعت احمدیہ کی دینی اخلاقی حالت نہایت اعلیٰ دیکھی گئی"

(اخبار الحکم قادیان 14-21- نومبر 1940ء صفحہ 6)

چہرہ مبارک کی پرکشش تاثیرات

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی مہاجر قادیان کا ایک وجد آفرین بیان:-

"ہم جب حضور کے روئے انور کو دیکھتے تو ہم کو ایسا معلوم ہوتا کہ ہم جنت میں ہیں۔ آپ کے چہرۂ منور کو دیکھ کر ہم کو کوئی غم باقی نہ رہتا نہ ہماری آنکھیں حضور کے چہرۂ منور کو دیکھ کر اکتاتی تھیں۔ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے سے دل میں خشیت اللہ پیدا ہوتی تھی اور نماز میں ایک حلاوت پیدا ہوتی تھی اور دل محبت الٰہی سے سرشار ہو جاتا تھا اور اگر کبھی ایسا اتفاق ہو جاتا کہ ہماری آنکھیں اس چہرۂ منور کو دیکھنے سے محروم ہو جاتی تھیں تو ہمارے اندر ایک شدید کرب وبے چینی پیدا ہو جاتی تھی"

(الحکم 7- دسمبر 1940ء صفحہ 4)

عید پر عربی خطبہ کا آسمانی نشان

11- اپریل 1900ء کو حضرت اقدس نے عربی میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیت اقصیٰ قادیان میں' عیدالاضحیہ کی مبارک تقریب پر عربی خطبہ ارشاد فرمایا جو عظیم الشان آسمانی نشان تھا۔ حضرت سیدنا محمود المصلح الموعود نے 6- ستمبر 1919ء کے خطبہ عیدالاضحیہ میں اس نشان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:-

"یہ عید ہماری جماعت کے لئے ایک خاص نشان ہے کیونکہ اس پر خدا تعالیٰ نے یہ معجزہ دکھایا کہ ایک ہمارے ہی ملک کا ایک باشندہ جو نہ کبھی عرب میں گیا نہ کبھی عالم کہلایا نہ اس نے علم عربی کی خاص طور پر تعلیم پائی اور لوگ مولوی چھوڑا سے مجلسی آدمی نہ سمجھتے تھے...... اس پر خدا نے اپنا کلام جاری کیا اور اس نے بغیر کسی قسم کی تیاری اور عربی زبان میں تقریر کرنے کی مشق کے ایک لمبے عرصہ تک تقریر کی جو ایسی شستہ اور فصیح تھی کہ جس کو اس ملک والے بھی دیکھ کر حیران اور ششدر رہ جاتے ہیں۔ جن کی مادری زبان میں وہ کی گئی...... یہ حفظ کرنے کے لئے اس قدر اقرب ہے کہ وہ دن جس

میں کی گئی تھی ابھی ڈوبا نہیں تھا کہ چھوٹے چھوٹے بچے اس کے فقرے گلیوں میں دوہراتے پھرتے تھے.......

اس وقت میری عمر بارہ برس کے قریب تھی اور کئی بچے مجھ سے بھی چھوٹی عمر کے تھے مجھے یاد ہے کہ ہمیں اس تقریر کے کئی فقرے یاد ہو گئے تھے"

(الفضل 20- دسمبر 1919ء صفحہ 4)

> فانیوں کی جاہ و حشمت پر بلا آوے ہزار
> سلطنت تیری ہے جو رہتی ہے دائم برقرار
> عزت و ذلت یہ تیرے حکم پر موقوف ہیں
> تیرے فرماں سے خزاں آتی ہے اور بادِ بہار
> (درثمین)

یوسف سہیل شوق صاحب

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کی بیعت

25- دسمبر 1930ء

25 دسمبر 1930ء تاریخ احمدیت کا وہ یادگار دن ہے جب پیشگوئی مصلح موعود کا ایک عظیم الشان حصہ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" بڑی ایمان افروز کیفیت میں پورا ہوا۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت صاجزادہ مرزا سلطان احمد صاحب حضرت مسیح موعود کی اہلیہ اول میں سب سے بڑے صاجزادے تھے۔ آپ ہمیشہ اپنے برگزیدہ والد ماجد کو اللہ کا پیارا اور خدا کا بھیجا ہوا مسیح موعود خیال کرتے تھے۔ مگر بعض وجوہات کی بناء پر آپ کو خود بیعت کرنے کی سعادت حاصل نہ ہو سکی۔ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد بھی آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت نہ کر سکے اور آخر کار جب آپ صاحب فراش تھے تو آپ نے اپنے چھوٹے بھائی حضرت صاجزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کی سعادت پائی۔ تاریخ احمدیت کا یہ شاندار اور ایمان افروز واقعہ 25 دسمبر 1930ء کو رونما ہوا۔ اور پیشگوئی مصلح موعود کا یہ حصہ کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا اس طرح پورا ہوا کہ حضرت مسیح موعود کے تین بیٹوں یعنی حضرت خلیفہ ثانی' حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بعد چوتھا بیٹا حضرت مرزا سلطان احمد بھی حضرت مسیح موعود کی غلامی میں داخل ہو گیا۔

جیسا کہ ابھی ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب ہمیشہ ہی حضرت مسیح موعود کو خدا کا بھیجا ہوا سچا مسیح ومہدی سمجھتے تھے۔ چنانچہ باضابطہ بیعت سے قریباً دو سال قبل اکتوبر 1928ء میں آپ نے اعلان حق فرما دیا تھا۔ اس سلسلے میں آپ کا مندرجہ ذیل بیان الفضل میں شائع کیا گیا۔ اس میں حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے تحریر فرمایا۔

"تمام احباب کی اطلاع کے لئے میں یہ چند سطور شائع کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا صاحب..... کے سب دعووں پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے دعویٰ میں سچے اور راستباز تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور تھے۔ جیسا کہ میرے ان مضامین سے آپ لوگوں پر ظاہر ہو چکا ہوگا جو سلسلہ احمدیہ کی خدمات کے متعلق میں شائع کرتا رہا ہوں۔..... اب میں نے سوچا ہے کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں اس لئے میں اس امر کا سردست اعلان کر دوں کہ میں دل سے احمدی ہوں...... پس سردست اپنے احمدی ہونے کا اعلان ان چند سطور کے ذریعہ سے کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے..... اپنے پاس سے ہدایت فرمائے اور وہ راہ دکھائے جو اس کے نزدیک درست ہو۔ آمین

(خان بہادر) مرزا سلطان احمد (خلف اکبر حضرت مسیح موعود.......) (الفضل 2- اکتوبر 1928ء)

الصلح الخیر

اس کے علاوہ آپ نے ایک ٹریکٹ "الصلح الخیر" نامی شائع کیا۔ جس میں تحریر فرمایا۔

"میری عقیدت حضرت مسیح موعود کے ساتھ نہ صرف اس وقت سے ہے جبکہ حضرت مسیح موعود..... نے مسیحیت کا دعویٰ کیا بلکہ ان ایام سے میں عقیدت رکھتا ہوں جبکہ میری عمر بارہ تیرہ برس تھی۔ میں تصدیق کرتا ہوں اور صدق دل سے مانتا ہوں کہ میرے والد صاحب مرحوم کی ہستی ایسی عظیم الشان تھی جو (دین) کے واسطے ایک قدرتی انعام تھا..... میں اپنے والد صاحب مرحوم مرزا غلام احمد صاحب کو ایک سچا انسان اور .... مسیح موعود...... سمجھتا ہوں۔ اور ان کی حقانیت پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور میں اپنے آپ کو اس رنگ میں احمدی سمجھتا ہوں...... میں نے کبھی اپنی زندگی میں باوجود اس کے کہ میرے والد صاحب مرحوم میری بعض کمزوریوں کی وجہ سے میرے فائدہ کے لئے مجھ پر ناراض بھی تھے۔ اور میں اب صدق دل سے یہ اعتراف بھی کرتا ہوں کہ ان کی ناراضگی واجبی اور حق تھی۔ باوجود ان کی ناراضگی کے میں نے کبھی اخیر تک بھی ان کے دعاوی اور ان کی صداقت اور سچائی کی نسبت کبھی کوئی مخالفانہ حصہ نہیں لیا۔ جس کو میرے احمدی اور غیر احمدی دوست بخوبی جانتے ہیں جو قریباً 30 سال سے میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اس سے زیادہ اور کیا میری صداقت ہوگی"

(ٹریکٹ الصلح خیر صفحہ 2'3)

اس اعلان حق کے قریباً دو سال بعد دسمبر 1930ء میں جبکہ آپ اپنی آخری بیماری میں صاحب فراش تھے آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت بھی حاصل کر لی۔ اس تاریخی واقعہ کو حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے ذیل میں قلم بند کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

"میں جناب مرزا سلطان احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا رہتا تھا اور کبھی کبھی سلسلہ احمدیہ کا ذکر بھی ہو جاتا تھا۔ آخر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ دن بھی لے آیا جب مرزا صاحب موصوف کے اہل.... کی طرف سے خاکسار کو بلایا گیا۔ تا حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کر کے حضور کو یہاں لے آؤں۔ تا حضور بیعت لے لیں۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت مبارک میں حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے ہاں تشریف لے چلنے اور ان سے بیعت لینے کے لئے عرض کیا۔ حضور اسی وقت اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مرزا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ:۔ عبدالستار خان صاحب

اللہ تعالیٰ کی صفت "الخالق"

حضرت مسیح موعود کی پر معارف تحریرات

خالق کے لئے کشش

"وہ خدا جس کا پتہ قرآن شریف بتلاتا ہے اپنی موجودات پر فقط قہری حکومت نہیں رکھتا بلکہ موافق آیتہ کریمہ الست بربکم قالوا بلیٰ۔ کے ہریک ذرہ ذرہ اپنی طبیعت اور روحانیت سے اس کا حکم بردار ہے اس کی طرف جھکنے کے لئے ہریک طبیعت میں ایک کشش پائی جاتی ہے اس کشش سے ایک ذرہ بھی خالی نہیں اور یہ ایک بڑی دلیل اس بات پر ہے کہ وہ ہریک چیز کا خالق ہے کیونکہ نور قلب اس بات کو مانتا ہے کہ وہ کشش جو اس کی طرف جھکنے کے لئے تمام چیزوں میں پائی جاتی ہے وہ بلاشبہ اسی کی طرف سے ہے جیساکہ قرآن شریف نے اس آیت میں اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ (....) ہریک چیز اس کی پاکی اور اس کے محامد بیان کر رہی ہے اگر خدا ان چیزوں کا خالق نہیں تھا۔ تو ان چیزون میں خدا کی طرف کشش کیوں پائی جاتی ہے۔"

(ست بچن روحانی خزائن جلد 10 ص 296)

مخلوق کے ذریعہ شناخت

"پہلے تو تمام مخلوق چیز عدم میں تھی۔ اور خدا تعالیٰ وراء الوراء مقام میں اپنی تجلیات ظاہر کر رہا تھا جس کا نام عرش ہے۔ یعنی وہ مقام جو ہر ایک عالم سے بلند تر اور برتر ہے اور اسی کا ظہور اور پرتو تھا اور اس کی ذات کے سوا کچھ نہ تھا۔ پھر اس نے زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے پیدا کیا۔ اور جب مخلوق ظاہر ہوئی تو پھر اس نے اپنے تئیں مخفی کر لیا اور چاہا کہ وہ ان مصنوعات کے ذریعہ سے شناخت کیا جائے۔"

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 ص 274)

اکیلا خالق

"خدا وہ خدا ہے جو تمام زمین و آسمان کا اکیلا مالک ہے کوئی اس کا حصہ دار نہیں۔ اس کا کوئی بیٹا نہیں اور نہ اس کے ملک میں کوئی اس کا شریک۔ اور اس نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا اور پھر ایک حد تک اس کے جسم اور اس کی طاقتوں اور اس کی عمر کو محدود کر دیا اور مشرکوں نے بجز اس خدائے حقیقی کے اور اور ایسے ایسے خدا مقرر کر رکھے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ آپ پیدا شدہ اور مخلوق ہیں اپنے ضرر اور نفع کے مالک نہیں ہیں اور نہ موت اور زندگی اور جی اٹھنے کے مالک ہیں۔ اب دیکھو خدائے تعالیٰ صاف صاف طور پر فرما رہا ہے کہ بجز میرے کوئی اور خالق نہیں۔ بلکہ ایک دوسری آیت میں فرماتا ہے۔ کہ تمام جہان مل کر ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتا۔ اور صاف فرماتا ہے کہ کوئی شخص موت اور حیات اور ضرر اور نفع کا مالک نہیں ہو سکتا۔ اس جگہ ظاہر ہے کہ اگر کسی مخلوق کو موت اور حیات کا مالک بنا دینا اور اپنی صفات میں شریک کر دینا اس کی عادت میں داخل ہوتا تو وہ بطور استثناء ایسے لوگوں کو ضرور باہر رکھ لیتا اور ایسی اعلیٰ توحید کی ہمیں ہرگز تعلیم نہ دیتا۔"

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 260)

خالق ہونے کی دلیل

"وہ سب کا خالق ہے اور کوئی چیز اس کی مانند نہیں اور اس کے خالق ہونے پر یہ دلیل واضح ہے کہ ہریک چیز کو ایک اندازہ مقرری میں محصور اور محدود پیدا کیا ہے جس سے وجود اس ایک حاصر اور محدد کا ثابت ہوتا ہے اس کے لئے تمام محامد ثابت ہیں اور دنیا و آخرت میں وہی منعم حقیقی ہے اور اسی کے ہاتھ میں ہریک حکم ہے اور وہی تمام چیزوں کا مرجع و مآب ہے"

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد نمبر1 ص 521)

خلق کی تحدید

"اس کے ملک میں کوئی اس کا شریک نہیں وہ سب کا خالق ہے اور اس کے خالق ہونے پر یہ دلیل واضح ہے کہ ہر ایک چیز کو ایک اندازہ مقرری پر پیدا کیا ہے کہ جس سے وہ تجاوز نہیں کر سکتی بلکہ اسی اندازہ میں محصور اور محدود ہے۔ اس دلیل کی شکل منطقی اس طرح پر ہے کہ ہر جسم اور روح ایک اندازہ مقرری میں محصور اور محدود ہے اور ہر ایک وہ چیز کہ کسی اندازہ مقرری میں محصور اور محدود ہو اس کا کوئی حاصر اور محدد ضرور ہوتا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ ہر ایک جسم اور روح کے لئے ایک حاصر اور محدد ہے۔"

(پرانی تحریریں۔ روحانی خزائن جلد 2 ص 8)

ارواح کی حد بندی

"جس طرح اجسام کی حد بندی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کا کوئی حد باندھنے والا اور خالق ہے۔ اسی طرح ارواح کی طاقتوں کی حد بندی اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ ان کا بھی کوئی خالق اور حد باندھنے والا ہے۔ اور اس جگہ تناسخ کا لغو اور بیہودہ جھگڑا پیش کرنا خدا تعالیٰ کے کاموں میں اختلاف ڈالنا ہے۔ کیونکہ عقل صریح شہادت دیتی ہے کہ یہ دونوں حد بندیاں ایک ہی انتظام کے ماتحت ہیں۔ اور ان دونوں حد بندیوں سے ایک ہی مقصود ہے۔ اور وہ یہ کہ تا حد بندی سے حد باندھنے والے کا پتہ لگ جائے۔ اور تا معلوم ہو جائے کہ جیساکہ وہ اجسام کا خالق اور حد باندھنے والا ہے۔ ایسا ہی وہ ارواح کا خالق اور حد باندھنے والا ہے۔

(چشمہ معرفت' روحانی خزائن جلد نمبر 23 ص 17)

تین اندھیروں میں پیدائش

"وہ تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین اندھیرے پردوں میں پیدا کرتا ہے اس حکمت کاملہ سے کہ ایک پیدائش اور قسم کی اور ایک اور قسم کی بناتا ہے یعنی ہر عضو کو صورت مختلف اور خاصیتیں اور طاقتیں الگ الگ بخشتا ہے یہاں تک کہ قالب بے جان میں جان ڈال دیتا ہے نہ اس کو اندھیرا کام کرنے سے روکتا ہے اور نہ مختلف قسموں اور خاصیتوں کے اعضاء بنانا اس پر مشکل ہوتا ہے اور نہ سلسلہ پیدائش کے ہمیشہ جاری رکھنے میں اس کو کچھ دقت اور حرج واقع ہوتا ہے۔"

(پرانی تحریریں' روحانی خزائن جلد نمبر 2 ص 13)

معبود ہونے کا حق

(خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ) خدا اپنی ذات میں سب مخلوقات کے معبود ہونے کا ہمیشہ حق رکھتا ہے جس میں کوئی اس کا شریک نہیں اس دلیل روشن سے کہ وہ زندہ ازلی ابدی ہے اور سب چیزوں کا وہی قیوم ہے یعنی قیام اور بقاء ہر چیز کا اسی کے بقاء اور قیام سے ہے اور وہی ہر چیز کو ہر دم تھامے ہوئے ہے نہ اس پر اونگ طاری ہوتی ہے نہ نیند اسے پکڑتی ہے یعنی حفاظت مخلوق سے کبھی غافل نہیں ہوتا پس جبکہ ہر ایک چیز کی قائمی اسی سے ہے پس ثابت ہے کہ ہر ایک مخلوقات آسمانوں کا اور مخلوقات زمین کا وہی خالق ہے اور وہی مالک ہے

(پرانی تحریریں' روحانی خزائن جلد نمبر 2 ص 16' 17)

دو طرح کی صفات

"خدا تعالیٰ نے عاجز انسانوں کو اپنی کامل معرفت کا علم دینے کے لئے اپنی صفات کو قرآن شریف میں دو رنگ پر ظاہر کیا ہے اول اس طور پر بیان کیا ہے جس سے اس کی صفات استعارہ کے طریق پر مخلوق کی صفات کی ہم شکل ہیں۔ جیساکہ وہ کریم رحیم ہے محسن ہے اور وہ غضب بھی رکھتا ہے۔ اور اس میں محبت بھی ہے۔ اور اس کے ہاتھ بھی ہیں۔ اور اس کی آنکھیں بھی ہیں۔ اور اس کی ساقیں بھی ہیں اور اس کے کان بھی ہیں۔ اور نیز یہ کہ قدیم سے سلسلہ مخلوق کا اس کے ساتھ چلا آیا ہے۔ مگر کسی چیز کو اس کے مقابل پر قدامت شخصی نہیں۔ ہاں قدامت نوعی ہے۔ اور وہ بھی خدا کی صفت خلق کے لئے ایک لازمی امر نہیں۔ کیونکہ جیساکہ خلق یعنی پیدا کرنا اس کی صفات میں سے ہے۔ ایسا ہی کبھی اور کسی زمانہ میں تجلی وحدت اور تجرد اس کی صفات میں سے ہے۔ اور کسی صفت کے لئے تعطل دائمی جائز نہیں ہاں تعطل میعادی جائز ہے۔

غرض چونکہ خدا نے انسان کو پیدا کر کے اپنی ان تشبیہی صفات کو اس پر ظاہر کیا جن صفات کے ساتھ انسان بظاہر شراکت رکھتا ہے۔ جیسے خالق ہونا کیونکہ انسان بھی اپنی حد تک بعض چیزوں کا خالق یعنی موجد ہے۔ ایسا ہی انسان کو کریم بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ وہ اپنی حد تک کرم کی صفت بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور اسی طرح انسان کو رحیم بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ وہ اپنی حد تک قوت رحم بھی اپنے اندر رکھتا ہے اور قوت غضب بھی اس میں ہے۔ اور ایسا ہی آنکھ کان وغیرہ سب انسان میں موجود ہیں۔ پس ان تشبیہی صفات سے کسی کے دل میں شبہ پیدا ہو سکتا تھا۔ کہ گویا انسان ان صفات میں خدا سے مشابہ ہے اور خدا انسان سے مشابہ ہے۔ اس لئے خدا نے ان صفات کے مقابل پر قرآن شریف میں اپنی تنزیہی صفات کا بھی ذکر کر دیا۔ یعنی ایسی صفات کا ذکر کیا جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کو اپنی ذات اور صفات میں کچھ بھی شراکت انسان کے ساتھ نہیں۔ اور نہ انسان کو اس کے ساتھ کچھ مشارکت ہے۔ نہ اس کا خلق یعنی پیدا کرنا انسان کے خلق کی طرح ہے نہ اس کا رحم انسان کے رحم کی طرح ہے۔ نہ اس کا غضب انسان کے غضب کی طرح ہے۔ نہ اس کی محبت انسان کی محبت کی طرح ہے نہ وہ انسان کی طرح کسی مکان کا محتاج ہے۔"

(چشمہ معرفت' روحانی خزائن جلد نمبر 23 ص 272)

قدیم صفات

خدا کی صفات خالقیت رازقیت وغیرہ سب قدیم ہیں۔ حادث نہیں ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی صفات قدیمہ کے لحاظ سے مخلوق کا وجود نوعی طور پر قدیم ماننا پڑتا ہے نہ شخصی طور پر۔ یعنی مخلوق کی نوع قدیم سے چلی آتی ہے۔ ایک نوع کے بعد دوسری نوع خدا پیدا کرتا چلا آیا ہے۔ سو اسی طرح ہم ایمان رکھتے ہیں اور یہی قرآن شریف نے ہمیں سکھایا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے کہ انسان سے پہلے کیا کیا خدا نے بنایا۔ مگر اس قدر ہم جانتے ہیں کہ خدا کے تمام صفات کبھی ہمیشہ کے لئے معطل نہیں ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ کی قدیم صفات پر نظر کر کے مخلوق کے لئے قدامت نوعی ضروری ہے۔ مگر قدامت شخصی ضروری نہیں۔

(چشمہ معرفت' روحانی خزائن جلد نمبر 23 ص 168' 169)

ارواح میں خدائی اخلاق کا ظہور

چونکہ ارواح خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے نکلی ہیں۔ ان میں ظلی طور پر وہ رنگ پایا جاتا ہے جو خدا کی ذات میں موجود ہے۔ اور جیسے جیسے خدا کے بندے اس کی محبت اور پرستش کے ذریعہ سے صفوت اور پاکیزگی میں ترقی کرتے ہیں وہ رنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظاہر ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ظلّی طور پر ایسے انسانوں میں خدا کے انوار ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ صاف طور پر ہمیں دکھائی دیتا ہے کہ انسانی فطرت میں خدا کے پاک اخلاق مخفی ہوتے ہیں۔ جو تزکیہ نفس سے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ مثلاً خدا رحیم ہے۔ ایسا ہی انسان بھی تزکیہ نفس کے بعد رحم کی صفت سے حصہ لیتا ہے۔ خدا جوّاد ہے ایسا ہی انسان بھی تزکیہ نفس کے بعد جود کی صفت سے حصہ لیتا ہے۔ ایسا ہی خدا ستار ہے۔ خدا کریم ہے۔ خدا غفور ہے۔ اور انسان بھی تزکیہ نفس کے بعد ان تمام صفات سے حصہ لیتا ہے۔ پس کس نے یہ صفات فاضلہ انسان کی روح میں رکھ دیئے ہیں۔ اگر خدا نے رکھے ہیں۔ تو اس سے ثابت ہے کہ وہ ارواح کا خالق ہے۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد نمبر23 ص180)

ملکیت کی وجہ

"قرآن شریف نے.... بے وجہ اور محض زبردستی کے طور پر اللہ جلشانہ کو تمام ارواح اور ہر ایک ذرہ ذرہ اجسام کا مالک نہیں ٹھہرایا بلکہ اس کی ایک وجہ بیان کی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔(-)

یعنی زمین اور آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب خدا تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ کیونکہ وہ سب چیزیں اسی نے پیدا کی ہیں۔ اور پھر ہر ایک مخلوق کی طاقت اور کام کی ایک حد مقرر کر دی ہے۔ تا محدود چیزیں ایک محدد پر دلالت کریں جو خدا تعالیٰ ہے۔ سو ہم دیکھتے ہیں کہ جیسا کہ اجسام اپنے اپنے حدود میں مقید ہیں اور اس حد سے باہر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح ارواح بھی مقید ہیں اور اپنی مقررہ طاقتوں سے زیادہ کوئی طاقت پیدا نہیں کر سکتے۔ اب پہلے ہم اجسام کے محدود ہونے کے بارہ میں بعض مثالیں پیش کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ مثلاً چاند ایک مہینہ میں اپنا دورہ ختم کر لیتا ہے یعنی انتیس یا تیس دن تک۔ مگر سورج تین سو چونسٹھ دن میں اپنے دورہ کو پورا کرتا ہے۔ اور سورج کو یہ طاقت نہیں ہے کہ اپنے دورہ کو اس قدر کم کر دے جیسا کہ چاند کے دورہ کا مقدار ہے اور نہ چاند کی یہ طاقت ہے کہ اس قدر اپنے دورہ کے دن بڑھا دے کہ جس قدر سورج کے لئے دن مقرر ہیں۔ اور اگر تمام دنیا اس بات کے لئے اتفاق بھی کر لے کہ ان دونوں نیروں کے دوروں میں کچھ کمی بیشی کر دیں تو یہ ہرگز ان کے لئے ممکن نہیں ہو گا۔ اور نہ خود سورج اور چاند میں یہ طاقت ہے کہ اپنے اپنے دوروں میں کچھ تغیر تبدل کر ڈالیں۔

پس وہ ذات جس نے ان ستاروں کو اپنی اپنی حد پر ٹھہرا رکھا ہے یعنی جو ان کا محدد اور حد باندھنے والا ہے وہی خدا ہے۔ ایسا ہی انسان کے جسم اور ہاتھی کے جسم میں بڑا فرق ہے۔ اگر تمام ڈاکٹر اس بات کے لئے اکٹھے ہوں کہ انسان اپنی جسمانی طاقتوں اور جسم کی ضخامت میں ہاتھی کے برابر ہو جاوے تو یہ ان کے لئے غیر ممکن ہے۔ اور اگر یہ چاہیں کہ ہاتھی محض انسان کے قد تک محدود رہے تو یہ بھی ان کے لئے غیر ممکن ہے۔ پس اس جگہ بھی ایک تحدید ہے یعنی حد باندھنا۔ جیسا کہ سورج اور چاند میں ایک تحدید ہے اور وہی تحدید ایک محدد یعنی حد باندھنے والے پر دلالت کرتی ہے۔ یعنی اس ذات پر دلالت کرتی ہے جس نے ہاتھی کو وہ مقدار بخشا اور انسان کے لئے وہ مقدار مقرر کیا۔ اگر غور کر کے دیکھا جائے تو ان تمام جسمانی چیزوں میں عجیب طور سے خدا تعالیٰ کا ایک پوشیدہ تصرف نظر آتا ہے۔ اور عجیب طور پر اس کی حد بندی مشاہدہ ہوتی ہے۔ ان کیڑوں کی مقدار سے لے کر جو بغیر دوربین کے دکھائی نہیں دے سکتے ان بڑی بڑی مچھلیوں کی مقدار تک جو ایک بڑے جہاز کو بھی چھوٹے سے لقمہ کی طرح نگل سکتی ہیں۔ حیوانی اجسام میں ایک عجیب نظارہ حد بندی کا نظر آتا ہے۔ کوئی جانور اپنے جسم کی رو سے اپنی حد سے باہر نہیں جا سکتا۔ ایسا ہی وہ تمام ستارے جو آسمان پر نظر آتے ہیں اپنی اپنی حد سے باہر نہیں جا سکتے۔ پس یہ حد بندی دلالت کرتی رہی ہے کہ در پردہ کوئی حد باندھنے والا ہے۔"

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 17)

خلق کا نمونہ

"ہم نے صدہا امور اپنی آنکھوں سے ایسے خارق عادت دیکھے ہیں کہ اگر ہم بعد اس کے گواہی نہ دیں کہ در حقیقت ہمارا خدا قادر مطلق ہے اور کسی مادہ کا محتاج نہیں تو ہم سخت گناہ گار ہوں گے۔ شاید چودہ سال کے قریب ہو گیا ہے یا کم یا زیادہ جو میں نے دیکھا تھا کہ عالم کشف میں ایک کاغذ پر میں نے بعض باتیں لکھی ہیں۔ اس غرض سے کہ ایسے طور سے وہ ہونی چاہیں اور میں نے دیکھا۔ وہ تحریر اپنے قادر خدا کے روبرو پیش کی کہ اس پر دستخط کر دے کہ ایسا ہی ہو جائے۔ تب میرے خدا نے ایک قلم سے ایک سرخی کی سیاہی سے جو خون کی مانند تھی۔ اور میں خیال کرتا تھا کہ وہ خون ہی ہے۔ اس پر دستخط اپنے کر دیئے اور دستخط سے پہلے قلم کو چھڑک دیا اور وہ چھینٹے خون کے میرے پر پڑے۔ تب وجد اور شوق محبت سے میری آنکھ کھل گئی کہ خدا نے میرا منشا پورا کیا۔ اور میری تحریر پر بے تامّل دستخط کر دیئے۔ اس وقت میرے پاس ایک دوست موجود تھا یعنی میاں عبداللہ سنوری اس نے شور مچایا کہ یہ قطرے سرخ کہاں سے گرے۔ اور جیسا کہ عالم کشف میں دیکھا تھا۔ در حقیقت خارج میں بھی وہ سرخ قطرے تر بتر میرے کرتہ پر پڑے تھے۔ اور کچھ عبداللہ پر بھی۔ اب بتلاؤ کہ یہ تو تمام کشفی معاملہ تھا۔ ظاہر میں ان خونی قطروں کا وجود کیونکر پیدا ہو گیا۔ اور کس مادہ سے وہ خون پیدا ہوا۔

(نسیم دعوت روحانی خزائن جلد نمبر19 ص426، 427 حاشیہ)

خون کا عطیہ دیکر دکھی انسانیت کی خدمت کیجئے

عبدالسلام صاحب

ام المومنین حضرت زینبؓ بنت جحش

حضرت زینب بنت جحش کی والدہ کا نام امیمہ بنت عبدالمطلب تھا۔

گویا حضرت امیمہ حضرت رسول کریم ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ اور حضرت زینبؓ آپؐ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ حضرت زینب بنت جحش کی کنیت ام حکم تھی اور آپ عبداللہ بن جحش کی بہن تھیں۔

اسلام

حضرت زینب بنت جحش ابتدائی ایمان لانے والوں میں سے تھیں۔ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ کانت قدیمۃ الاسلام یعنی آپ شروع میں ہی ایمان لے آئی تھیں۔

خصائل حمیدہ

حضرت زینب بہت سے محاسن اور مناقب کی متحمل تھیں۔ آپ کا ایک نمایاں وصف جود و سخا تھا۔ فیاضی کا یہ عالم ہوتا تھا کہ جو پاس ہوتا یتیموں، مسکینوں، بیواؤں اور غریبوں میں تقسیم کر دیتیں۔ اور اپنے پاس کچھ نہ رکھتیں۔ چنانچہ عمر بن عثمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت زینب بنت جحش اس قدر فیاض تھیں۔ کہ گھر میں کوئی دینار اور درہم نہیں چھوڑا جو پاس آتا سب کا سب خیرات کر دیتیں۔ آپ مسکینوں کے لئے پناہ گاہ تھیں۔

(بخاری کتاب الشہادات)

سخاوت کا اس قدر جذبہ تھا کہ اپنے ہاتھوں سے کماتیں محنت کرتیں پھر جو حاصل ہوتا راہ خدا میں غرباء پر صرف کر دیتیں۔ آپ کی اس دریا دلی اور بارش کی مانند سخاوت کو دیکھ کر حضرت رسول کریم ﷺ نے آپ کو اطولکن یدًا قرار دیا تھا۔ یعنی ازواج مطہرات میں سے سب سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنے والی۔

حضرت زینب بہت نیک اور پارسا خاتون تھیں۔ بڑی عبادت گزار اور صوم و صلوٰۃ کی پوری پابندی کرتی تھیں۔ سچائی کی پتلی تھیں۔ اعمال صالحہ آپ کا زیور تھے۔ واقعہ افک کے موقع پر حضرت عائشہؓ کے حق میں حضرت زینب کا یہ گواہی دینا کہ میں نے اس میں خیر ہی خیر پایا ہے۔ حضرت زینب کے تقویٰ اور دینداری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ حضرت عائشہؓ حضرت زینبؓ کے بعض چیدہ چیدہ اوصاف کو یوں بیان کرتی ہیں۔ کہ میں نے کوئی عورت زینبؓ سے زیادہ دیندار، زیادہ پرہیزگار، زیادہ راست گو، زیادہ فیاض اور خدا کی رضا جوئی میں زیادہ سرگرم نہیں دیکھی۔ صرف مزاج میں ذرا تیزی تھی۔ جس پر انکو جلد ہی ندامت بھی ہو جاتی تھی۔

حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ حضرت زینب ایک نیک خاتون بکثرت روزے رکھنے والی قائم اللیل تھیں۔

حضرت زینب بنت جحش چونکہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی کی لڑکی ہونے کی وجہ سے آپ کی بہت قریبی تھیں۔ اور پھر حضورؐ ہی کی زیر تربیت سن شعور کو پہنچیں تھیں اور بہت نیک و دیندار تھیں اور بے شمار اوصاف و محاسن کو حامل تھیں۔ اس لئے زندہ بیویوں میں سے حضرت عائشہؓ کے بعد حضورؐ کی نگاہ میں حضرت زینبؓ کا درجہ تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ کسی نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ حضورؐ کے نزدیک کس بیوی کا سب سے زیادہ مرتبہ ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضرت زینبؓ بنت جحش اور حضرت ام سلمہؓ ان دونوں کو حضورؐ کے ہاں خاص مقام اور مرتبہ حاصل تھا۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ وہ دونوں میرے بعد حضورؐ کو زیادہ محبوب تھیں۔

حضرت زینب بنت جحش 38 سال کی تھیں جب حضرت رسول کریم ﷺ کے عقد میں آئیں۔ اور پندرہ سال حضورؐ کی رفاقت میں گزار کر 53 سال کی عمر میں حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں 20ھ کو اس دار بے بقا سے کوچ فرما گئیں۔ حضرت زینب بنت جحش وہ پہلی بیوی ہیں جو حضورؐ کی وفات کے بعد ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلے فوت ہوئیں۔ حضرت زینب کی یہ وفات حضورؐ کی ایک پیشگوئی کے مطابق ہوئی تھی۔ ایک دفعہ حضور ازواج مطہرات میں تشریف فرما تھے اثناء گفتگو میں فرمایا کہ تم میں سے سب سے پہلے مجھے وہ ملے گی جو تم میں سے سب سے زیادہ لمبے ہاتھوں والی ہے۔ ازواج مطہرات باہم ایک دوسری کے ہاتھ ماپا کرتی تھیں۔ کہ کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔ حضرت زینب بنت جحش چھوٹے ہاتھوں والی تھیں۔ اس وجہ سے یہ خیال بھی نہیں گذرتا تھا کہ اس سے مراد حضرت زینب بنت جحش ہیں۔ لیکن حضورؐ کی وفات کے بعد حضرت زینب بنت جحش سب سے پہلے فوت ہو گئیں۔ تب یہ حقیقت عیاں ہوئی کہ لمبے ہاتھوں سے حضورؐ کی مراد ظاہری لمبے ہاتھ نہیں تھے بلکہ دست جود و سخا مراد تھا۔ کیونکہ ظاہراً حضرت زینب کے ہاتھ باقی ازواج مطہرات کی نسبت چھوٹے تھے۔ مگر وہ ان سب سے بڑھ کر جود و سخا کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ اپنی کثرت سخاوت و فیاضی کی وجہ سے انہیں ماوی المساکین یعنی مساکین کی جائے پناہ کہا جاتا تھا۔ جب آپ فوت ہوئیں تو کوئی سرمایہ باقی نہ تھا۔ صرف ایک مکان تھا جس کو ولید بن عبدالملک نے 50 ہزار درہم پر خرید کر مسجد نبوی میں شامل کر دیا تھا۔ حضرت زینب نے اپنے لئے پہلے ہی سے کفن بنوا رکھا تھا۔ اس لئے یہ وصیت کر رکھی تھی کہ اگر حضرت عمرؓ بھی میرے لئے کفن بھیج دیں تو ایک کفن خیرات کر دینا۔ نماز جنازہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ اور حضرت عمرؓ آپ کے جنازہ کے ساتھ سب لوگوں سے آگے آگے چلتے تھے اور جنت البقیع میں عقیل اور ابن

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض محمود باجوہ صاحب

بسیار خوری و سیر شکمی

قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے "کھاؤ اور پیئو اور اسراف نہ کرو کیونکہ وہ (اللہ) اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

(الاعراف آیت:32)

نیز کافروں کے بارے میں فرمایا "وہ اس طرح کھاتے ہیں جیسے چار پائے کھاتے پیتے ہیں۔"

(محمد آیت:13)

بخاری کتاب الاطعمہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا "مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔"

آنحضرت ﷺ کی مدنی زندگی کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہؓ کا بیان ہے کہ "مدینہ کے قیام سے وفات تک آپؐ نے کبھی دو وقت سیر ہو کر روٹی نہیں کھائی۔"

(سیرت النبیؐ از علامہ شبلی نعمانی جلد 2 ص 209)

آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کی پیروی میں آپؐ کے صحابہؓ نے بھی اپنے آپ کو ڈھالا ہوا تھا۔

مقولہ مشہور ہے کہ تندرستی اور صحت کا راز نسبتاً بھوک میں ہے۔ ٹیکساس یونیورسٹی میں مختلف تجربات کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ کم خوراکی عمر میں اضافے کا سبب بن جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں مختلف چوہوں پر تجربات کئے گئے اور ان کی خوراک میں شامل حراروں کی تعداد میں 60 فیصد کمی کی گئی۔ جس سے ان کی زندگی میں 50 فیصد اضافہ ہو گیا۔ اس تجربے سے سائنسدانوں کے اس مفروضے کو تقویت ملی کہ بسیار خوری کے ذریعے ہم اپنی موت کو جلد دعوت دیتے ہیں۔

اسی طرح ایک امریکی ڈاکٹر والفورڈ نے اپنی ایک تصنیف کے ذریعے واضح کیا ہے کہ کم حراروں والی غذا اور اپنے وزن کو معمول سے 15 پونڈ کم رکھنے سے انسان اپنی عمر 120 سال تک گزار سکتا ہے۔

(ماہنامہ "نبض" کراچی بحوالہ ہفت روزہ جسارت فرائیڈے اسپیشل" کراچی 2 تا 8- اکتوبر 1998ء ص 4)

طب جدید آج جن طبی اصولوں سے پردہ اٹھا رہی ہے۔ دین حق آج سے چودہ سو سال قبل انہی کی ترغیب دے چکا ہے۔ جسمانی اور روحانی بیماریوں نیز عمر اور صحت کے نقصانات سے بچنے کا راز اسوۂ نبویؐ کی پیروی میں مضمر ہے۔ بسیار خوری قلب و ذہن، فہم و ذکا اور حکمت و دانائی کو متاثر کرتی ہے۔ اس سے عبادت میں دل نہیں لگتا اور خواہشات نفسانی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

ابراہیم بن ادہمؒ کہتے ہیں جس نے اپنے پیٹ پر کنٹرول کر لیا اس نے اپنے دین کو سنبھال لیا اور جس نے بھوک پیاس کو برداشت کر لیا وہ اچھے اخلاق کا مالک بن گیا کیونکہ نافرمانی اور معصیت بھوک سے دور بھاگتی ہے اور سیر شکم کے قریب ہوتی ہے۔ شکم سیری دل کو مردہ بناتی اور ضمیر کا خاتمہ کرتی ہے۔" (تذکرۃ الاولیاء)

حضرت ابو سلیمان دارائیؒ فرماتے ہیں:۔ "یہ بھی ایک بدیہی امر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کے علاوہ کسی کو بھی بھوک کی طاقت نہیں دیتا کیونکہ بھوک آخرت کی، اور شکم سیری دنیا کی کنجی ہے اور بھوکے شخص کی تمام دینی و دنیاوی ضرورتیں پوری ہوتی رہتی ہیں۔ اور نفس میں عاجزی اور قلب میں نرمی پیدا ہو جاتی ہے اور اس پر علوم سماوی کا انکشاف ہونے لگتا ہے۔"

(تذکرۃ الاولیاء اردو ص 140-141)

اس تجزیہ کی تائید حضرت مسیح موعود کے حالات زندگی سے بھی ہوتی ہے چنانچہ حضور اپنے بارے میں فرماتے ہیں:۔

ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ "کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔" اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجالاؤں سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجالانا بہتر ہے۔ پس میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی دے دیتا تھا اور اس طرح تمام دن روزہ میں گزارتا اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہوں مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں بہتر ہے کہ کسی قدر کھانے کو کم کروں سو میں اس روز سے کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ میں تمام دن رات میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا اور اسی طرح میں کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا...... غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے وہ انواع اقسام کے مکاشفات تھے۔ ایک اور فائدہ مجھے یہ حاصل ہوا کہ میں نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا کہ میں وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کر سکتا ہوں میں نے کئی دفعہ خیال کیا کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بھی ہو میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے کے لئے کچھ اضطرار ہو وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ ثبوت ملا کہ انسان کسی حد تک فاقہ کشی میں ترقی کر سکتا ہے اور جب تک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے میرا یقین ہے کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہیں ہو سکتا۔ لیکن میں ہر ایک کو یہ صلاح نہیں دیتا کہ ایسا کرے اور نہ میں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا۔"

(کتاب البریہ روحانی خزائن جلد 13 ص 97 تا 200)

آنحضرت ﷺ کی سیرت پر نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ بھوک کو برداشت کرنے کے لئے آپؐ پیٹ پر پتھر باندھ لیتے تھے اور یہی حال آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کا بھی تھا۔

حقیقی روحانی انقلاب اس وقت تک ممکن نہیں ہوتا جب تک انسان نفس کی خواہشات اور پیٹ کے دھندوں سے آزاد نہ ہو۔

کسی دردمند دل نے ایسی ہی صورت حال کے پیش نظر اپنے جذبات کا یوں اظہار فرمایا

کب پیٹ کے دھندوں سے مسلم کو بھلا فرصت ہے دین کی کیا حالت یہ اس کی بلا جانے
سرمستی سے خالی ہے دل عشق سے عاری ہے بیکار گئے ان کے سب ساغر و پیمانے

جن مبارک وجودوں کو دین کا غم ہوتا ہے ان کو پیٹ کی فکر کہاں رہتی ہے وہ تو خوردن برائے زیستن پر عمل کرتے ہیں نہ کہ زیستن برائے خوردن کے اصول پر۔

پیٹ کے تنور کو ہر دم گرم رکھنے والوں کے لئے وہ دن بڑا مشکل ہوتا ہے جب کھانے کو کچھ نہ ملے۔

مطالبات تحریک جدید کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعود...... نے سادہ زندگی کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔ "ایک کھانا کھانے اور سادہ لباس پہننے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس طرح امارت اور غربت کا سوال جاتا رہتا ہے...... نیز یہ کہ جب مشکلات کا وقت آئے تو نہ کھانے کی روک ہماری جماعت کی راہ میں حائل نہ ہو...... ہم پہلے ہی تھوڑا کھانے اور سادہ لباس پہننے کے عادی ہیں۔ پس وہ خوشی اور دلیری سے مشکلات کا مقابلہ کریں گے اور اپنے دل میں گھبراہٹ اور تکلیف محسوس نہیں کریں گے۔"

(مطالبات تحریک جدید ص 24)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احمد طاہر مرزا صاحب

انٹرنیٹ- علم آپ کے دروازہ پر

انٹرنیٹ کے ایجوکیشن اور ریسرچ میں کردار کی بات کرتے ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ بہت سے حوالہ جاتی ماخذ REFERENCE Sources انٹرنیٹ پر آن لائن دستیاب ہیں جن سے آپ جب چاہیں مطلوبہ انفارمیشن حاصل کر سکتے ہیں۔ مثلاً

'Britannica On Line

Incarta98-On- Line

کچھ بائیوگرافیکل سورسز، بعض جیوگرافیکل سورسز، چند میڈیکل ریفرنس سورسز، اور بعض ڈکشنریوں تک آپ براہ راست رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ سوشل سائنسز اور لائبریری سائنس کے ماخذ On-Line دستیاب ہیں۔

ایجوکیشن اور انٹرنیٹ

اکثر نکتہ ہائے نظر اس بات کے حامی ہیں کہ انٹرنیٹ ٹیکنالوجی سے سب سے مثبت، مفید اور اہم فوائد تعلیم اور تحقیق کے میدان میں حاصل کئے جا رہے ہیں اور یہ ضروری بھی ہیں اس وقت ساری دنیا میں ہزاروں یونیورسٹیاں، کالجز، سکول اور ریسرچ ادارے لاکھوں اقسام کے علوم طلباء کے لئے پیش کرتے ہیں یہ ساری باتیں آپ چند منٹوں میں انٹرنیٹ پر صرف Click کرنے سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس وقت 150 سے زائد ممالک کے اکثر تعلیمی ادارے انٹرنیٹ کی سہولیات پیش کر رہے ہیں۔ یعنی ان ممالک کی یونیورسٹیاں، اکیڈیمک ادارے، فیکلٹیاں، ریسرچ سنٹرز اور لائبریریاں On-Line ہیں۔ تعلیمی اداروں سے رابطہ کر کے آپ جنرل نالج، لائبریری سائنس، جرنلزم، میوزیم سائنس، انفارمیشن سائنس، نالج، نفسیات اور اس کے علوم، فلسفہ، منطق، مذاہب (اسلام، عیسائیت، یہودیت، ہندو ازم، بدھ ازم، کنفیوشن ازم وغیرہ) کے علوم نیچر ازم، مذہبی و سماجی کردار، سوشل سائنس، پولٹیکل سائنس، انٹرنیشنل پولیٹکس، قانون، اکنامکس، آرگنائزیشنز، تعلیم، ثقافت، لوک ورثہ، عالمی زبانیں، زبان دانی، زبانوں کے علوم، گرامرز اور 200 سے زائد زبانیں سیکھنے کے لئے کورسز معلومات، Applications پروسیجرز، اور تمام قسم کی تفاصیل ان علوم پر تعلیم حاصل کرنے کے لئے آن لائن حاصل کر سکتے ہیں۔

مگر آپ خالص سائنس، فزکس سائنسز، کیمسٹری سائنس، بائیولوجی، ارتھ سائنسز، جیومیٹری سائنس، میتھ سائنسز، اسٹرانومی، زوآلوجی، وغیرہ نیز سائنس و ٹیکنالوجی، میڈیکل سائنس، میڈیسن، انجینئرنگ، کیمیکل انجینئرنگ، ملٹری سائنس، پبلک ایڈمنسٹریشن آرکیٹیکچر، مینوفیکچرنگ، فنون لطیفہ ورلڈ میوزک اور آرٹسی ڈینٹل میوزک، امریکن میوزک، فشنگ، فارمنگ، ہاؤسنگ، لٹریچر، زبانیں، شاعری، ڈرامہ فکشن، وغیرہ تاریخ جغرافیہ، انسانی علوم آثار قدیمہ اور بقیہ علوم پر سٹڈی کے لئے انفارمیشن چاہتے ہیں تو آپ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 4

الحنفیہ کی قبروں کے درمیان دفن کی گئیں۔ دفن کرنے سے قبل حضرت عمرؓ نے ازواج مطہرات سے دریافت کیا کہ حضرت زینب کو قبر میں اتارنے کے لئے کن لوگوں سے کہا جائے۔ ازواج مطہرات نے جواب دیا کہ وہی لوگ حضرت زینب کو قبر میں اتاریں جو ان کی زندگی میں ان کے گھر آیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کے حکم سے اسامہؓ بن زید۔ محمد بن عبداللہ بن جحش اور عبداللہ بن ابی احمد بن جحش نے حضرت زینب کو قبر میں اتارا۔ یہ سب لوگ حضرت زینب کے اقرباء میں سے تھے۔ جب حضرت زینب کا انتقال ہوا تو اس کی اندوہناک خبر سن کر مدینہ کے غرباء و مساکین میں شدید کھلبلی پیدا ہو گئی۔ گویا وہ اپنے آپ کو ایک یتیم کی طرح بے سہارا محسوس کرنے لگے۔ کیونکہ آج وہ ایک مہربان عورت کی مادرانہ شفقت و خدمت سے محروم ہو رہے تھے۔ حضرت زینب کی وفات کا حضرت عائشہؓ کو اس قدر صدمہ پہنچا کہ آپ کی آنکھیں آنسو بہاتی تھیں اور آپ کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے کہ آج ایک عمدہ اوصاف والی عورت اور بے مثل خاتون ہم سے جدا ہو گئی۔ اور یتیموں اور بیواؤں کو بے چین کر گئی۔

جب آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تھا۔ تو لوگ اتنی کثرت سے جمع ہو چکے تھے، کہ ایک جم غفیر نظر آتا تھا۔ اور آپ کے جنازہ کو کندھا دینے کی خاطر گرے پڑتے تھے۔ حضرت عمرؓ خود جنازہ کے ساتھ جنت البقیع میں تشریف لے گئے۔ ابو احمد آپ کے تابوت کو کندھا دیتے اور روتے ہوئے جا رہے تھے۔ حضرت عمرؓ کو ان کے بار بار رونے کی آواز آئی۔ حتیٰ کہ حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ کندھا نہ دیں۔ مگر ابو احمد ایک درد بھری آہ کے ساتھ کہنے لگے یعنی اے عمر یہ وہ عظیم الشان خاتون ہے کہ کوئی خیر نہیں جو اس سے ہمیں نہ پہنچی ہو۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

'Subject wise
'University Wise
'Dictionary wise
نیز 'Country Wise تلاش (Search) کر کے تمام تفاصیل علوم بالا حاصل کر سکتے ہیں۔ غرضیکہ اب اپنے آپ کو رواں علوم سے ہم آہنگ رکھنا صرف ایک کلک Click چاہتا ہے یوں ساری مطلوبہ معلومات آپ کی دہلیز پر حاضر ہو جائیں گی آپ چند گھنٹوں میں ساری دنیا سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

اور چند منٹوں میں آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ سکول کورسز انڈر گریجوایٹ، گریجوایٹ، اور پوسٹ گریجوایٹ نیز Ph.D کورسز فلاں مضمون میں کس ملک کا کون کونسا ادارہ پیش کرتا ہے۔

مثال۔ فرض کریں کہ آپ آثار قدیمہ آرکیالوجی میں گریجوایٹ یا پوسٹ گریجوایٹ کورسز کرنا چاہتے ہیں۔ اور آپ کو کچھ علم نہیں کہ کہاں کہاں یہ کورسز دستیاب ہیں تو سب سے پہلے تو آپ انٹرنیٹ سے Connect ہوں۔ اس کے بعد کسی بھی ڈائریکٹری کی ایجوکیشن سب ڈائریکٹری کھول لیں۔

Yhoo. Com — Brite Com
Aol Com. — Download com
Education Com
Uresco Com.' Msn.Com.

وغیرہ۔ اس کے بعد آپ ملکی ترتیب سے Search کر لیں یا مضمون کے لحاظ سے آپ تلاش کریں اور آپ کے سامنے بیسیوں اداروں کی فہرست آجائے گی۔ اور یوں آپ انتخاب کر کے فرداً فرداً مطلوبہ اداروں سے مطلوبہ کورس کے بارہ میں تمام تفصیلات حاصل کر سکتے ہیں یا E-Mail کے ذریعے منگوا بھی سکتے ہیں۔

یعنی کورس کا نام' دورانیہ' سمیسٹر' نصاب' کتب' ریسرچ' اخراجات' ہاؤسنگ' سٹاف' سٹوڈنٹ یونین' کیمپس اور دیگر انفارمیشن فوراً حاصل کر سکتے ہیں غرضیکہ دنیا آپ کی دہلیز پر ہے۔

انفارمیشن سیل

اگر آپ عوام کی سہولت کے لئے کسی بھی علاقہ میں انفارمیشن سیل یا ایجوکیشن انفارمیشن سنٹر یا ایجوکیشن کونسلنگ سنٹر بنانا چاہتے ہیں تو نہایت سستے طور پر آپ اس کا قیام کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کے علاقہ یا شہر یا گاؤں میں انٹرنیٹ کی سہولت نہیں بھی ہے تو بڑے شہر میں انٹرنیٹ شاپ یا بڑی لائبریریوں میں انٹرنیٹ سٹیشن سے چند روپے دے کر آپ تعلیمی اداروں اور تعلیمی تنظیموں کی Sites دے کر انہیں E-mail کریں اور پوسٹل ایڈریس دیں اور اکثر تعلیمی ادارے بلامعاوضہ درخواست پر آپ کو مطلوبہ انفارمیشن بھیج دیں گے۔ اسی طرح آپ چاہیں تو چند ہفتوں میں بیسیوں اداروں کے بارہ میں سینکڑوں کورسز سے متعلق معلومات' درخواستیں' اور پراسپکٹس حاصل کر سکتے ہیں اور ضرورت مند طلباء اور تعلیم کے حصول کے خواہش مند طلباء کو یہ انفارمیشن دے سکتے ہیں۔ یہ بہت مفید کام ہو گا۔

☆......☆......☆......☆

تیری خاطر

"انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اس پر کامل یقین رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا بلکہ اس ایک کی خاطر لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں۔ ایک شخص جو اولیاء اللہ میں سے تھے ان کا ذکر ہے کہ وہ ایک جہاز میں سوار تھے۔ سمندر میں طوفان آگیا قریب تھا کہ جہاز غرق ہو جاتا۔ اس کی دعا سے بچا لیا گیا اور دعا کے وقت اس کو الہام ہوا۔ کہ تیری خاطر ہم نے سب کو بچا لیا۔"

(ملفوظات جلد دہم ص 138)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 31832 میں مبشرہ زرینہ بدر زوجہ محمد اسد اللہ خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 3/57 دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-4-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ نقد رقم۔/52000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند۔/10000 روپے۔ 3۔ طلائی بالیاں وزنی 4 ماشہ مالیتی۔/10000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/72000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مبشرہ زرینہ بدر 3/57 دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالرشید وصیت نمبر 16533 گواہ شد نمبر2 بشارت احمد وصیت نمبر 15902۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31833 میں سیدہ امتہ الکریم زوجہ مجید احمد سولنگی صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 3/17 دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-5-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی 172 گرام مالیتی۔/70684 روپے۔ اور حق مہر۔/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سیدہ امتہ الکریم 3/17 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 نصیر احمد وڑائچ وصیت نمبر 19891 گواہ شد نمبر2 مجید احمد سولنگی خاوند موصیہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31834 میں اقبال احمد ولد شاہ محمد صاحب قوم مانگ پیشہ فارغ عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 8/40 دارالعلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ 98-4-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ 7/40 برقبہ 5 مرلہ واقع دارالعلوم شرقی ربوہ۔/50000 روپے۔ 2۔ پلاٹ نمبر R-74 سیکٹر سی کراچی برقبہ 120 مربع گز مالیتی۔/80000 روپے۔ 3۔ نقد رقم بینک میں۔/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2000 روپے ماہوار بصورت منافع بینک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اقبال احمد 8/40 دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد اسماعیل اسلم وصیت نمبر 7446 گواہ شد نمبر2 عنایت اللہ خالد وصیت نمبر 13241۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31835 میں امتہ الرشید زوجہ مبارک احمد صاحب قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-5-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور وزنی ایک تولہ مالیتی۔/6000 روپے۔ 2۔ نقد رقم۔/30000 روپے۔ 3۔ حق مہر۔/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1500 روپے ماہوار بصورت پسر خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الرشید 101۔ ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 نعمت اللہ شمس ناصر آباد ربوہ گواہ شد نمبر2 طارق محمود ناصر آباد ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

اتوار 27- دسمبر 1998ء

12-35 رات- جرمن سروس-
1-35 رات- چلڈرنز کارنر-
2-00 رات- درس القرآن-
3-30 رات- درس الحدیث-
3-50 رات- چلڈرنز کارنر-
5-00 رات- تلاوت- خبریں-
5-40 رات- چلڈرنز کارنر-
6-00 صبح- درس الحدیث-
6-10 صبح- درس القرآن 98-12-26
7-45 صبح- لقاء مع العرب-
8-50 صبح- اردو کلاس-
9-55 صبح- چلڈرنز کارنر-
11-05 دوپہر- تلاوت- سیرت النبی ﷺ- خبریں-
11-55 دوپہر- چلڈرنز کارنر-
12-15 دوپہر- خطبہ جمعہ 98-12-25-
1-20 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر بابت ہجرت مدینہ-
2-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-00 سہ پہر- اردو کلاس-
4-15 شام- درس القرآن لائیو-
5-45 رات- درس حدیث-
6-05 رات- تلاوت- خبریں
6-40 رات- انڈونیشین پروگرام-
7-10 رات- بنگالی پروگرام-
9-00 رات- لقاء مع العرب-
10-00 رات- فرنچ پروگرام-
11-05 رات- تلاوت- تاریخ احمدیت-
11-20 رات- اردو کلاس-

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کا انتقال

حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب اسی سال کی عمر پا کر 2 جولائی 1931ء کو بوقت صبح انتقال فرما گئے۔ اسی روز پونے پانچ بجے کے قریب آپ کا جنازہ اٹھایا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بہت بڑے مجمعے سمیت باغ میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی۔ اور آپ مزار حضرت مسیح موعود کے احاطہ میں شرقی جانب دفن کئے گئے۔

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نہایت متواضع اور وسیع الاخلاق انسان تھے خدمت خلق کے جذبہ سے آپ کا دل معمور تھا۔ قوت تحریر اور زور قلم آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود سے ورثہ میں پایا تھا۔ پورے ملک ہند کے موقر اور بلند پایہ رسائل و اخبارات آپ کے فلسفیانہ' اخلاقی و علمی مضامین نہایت قدرو منزلت سے فخریہ شائع کرتے تھے۔ اس کے علاوہ آپ لگ بھگ 47 کتب کے مصنف بھی تھے۔

یہ تفاصیل تاریخ احمدیت جلد ششم سے حاصل کی گئی ہیں۔

بقیہ صفحہ 2

سلطان احمد صاحب کی چارپائی کے قریب کرسی پر بیٹھ گئے تو میں نے دیکھا کہ دونوں بھائیوں پر خاموشی طاری ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دونوں کے دل شرم و حیا سے لبریز ہیں۔ آخر کچھ توقف کے بعد خاکسار نے مرزا صاحب موصوف کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ جب آپ بیعت کی خواہش ظاہر فرما چکے ہیں تو اپنا ہاتھ بڑھائیں۔ اور بیعت کر لیں چنانچہ انہوں نے ہاتھ بڑھایا اور بیعت شروع ہو گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح دھیمی آواز سے بیعت کے الفاظ فرماتے اور مرزا سلطان احمد صاحب ان کو دہراتے جاتے تھے۔ جس وقت یہ الفاظ فرمائے گئے کہ آج میں محمود کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر کے احمدی جماعت میں داخل ہوتا ہوں تو میرے قلب کی عجیب کیفیت ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عجیب نظارہ آنکھوں کے سامنے آگیا۔ کہ ایک چھوٹے بھائی کو جو بڑے بھائی سے عمر میں بہت چھوٹا ہے۔ بلکہ اس کی اولاد کے برابر ہے۔ خدا تعالیٰ نے وہ مرتبہ دیا ہے کہ وہ آج اپنے بڑے بھائی سے یہ الفاظ کہلوا رہا ہے کہ آج میں محمود کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔ پھر اس کے بعد یہ الفاظ بھی دوہرائے گئے کہ آئندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کروں گا۔ شرک نہیں کروں گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اور جو نیک کام آپ بتائیں گے ان میں آپ کی فرمانبرداری کروں گا۔ حضرت مسیح موعود..... کے تمام دعووں پر ایمان رکھوں گا۔"

بیعت کے تمام الفاظ ختم ہو جانے پر حسب معمول حضور نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب اور دیگر حاضرین نے بھی ہاتھ اٹھا کر دعا میں شمولیت کی۔"

(الفضل ۱۱ دسمبر 1940ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی بیعت کے بارے میں فرمایا۔

"حضرت مسیح موعود..... کے متعلق جو اعتراض کئے جاتے تھے ان میں سے ایک اہم اعتراض یہ بھی تھا کہ آپ کے رشتہ دار آپ کا انکار کرتے ہیں۔ اور پھر خصوصیت سے یہ اعتراض کیا جاتا تھا کہ جن لوگوں کے دلوں میں سلسلہ کا درد تھا وہ اس کی تکلیف محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔ میں دوسروں کا تو نہیں کہہ سکتا لیکن اپنی نسبت میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نے متواتر اور اس کثرت سے اس امر میں خدا تعالیٰ سے دعائیں کیں کہ میں کہہ سکتا ہوں بغیر ذرہ بھر مبالغہ کے' کہ بیسیوں دفعہ میری سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ اس وجہ سے نہیں کہ جس شخص کے متعلق اعتراض کیا جاتا تھا وہ میرا بھائی تھا بلکہ اس وجہ سے کہ جس شخص کے متعلق اعتراض کیا جاتا تھا وہ حضرت مسیح موعود....... کا بیٹا تھا۔ اور اس وجہ سے کہ یہ اعتراض حضرت مسیح موعود..... پر پڑتا تھا۔ میں نے ہزاروں دفعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور آخر اللہ تعالیٰ نے اس کا نتیجہ یہ دکھایا کہ مرزا سلطان احمد صاحب جو ہماری دوسری والدہ سے بڑے بھائی تھے اور جن کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاول...... کی وفات کے بعد عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ ان کے لئے اب احمدیت میں داخل ہونا ناممکن ہے احمدی ہو گئے' ان کا احمدی ہونا ناممکن اس لئے کہا جاتا تھا کہ جس شخص نے اپنے باپ کے زمانہ میں بیعت نہ کی ہو۔ اور پھر ایسے شخص کے زمانہ میں بھی بیعت نہ کی ہو جس کا ادب اور احترام اس کے دل میں موجود ہو اس کے متعلق یہ امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ کسی وقت اپنے چھوٹے بھائی کے ہاتھ پر بیعت کر لے گا۔ لیکن کتنا زبردست اور کتنی عظیم الشان طاقتوں اور قدرتوں والا وہ خدا ہے جس نے حضرت مسیح موعود..... سے مدتوں پہلے فرمادیا تھا (-) کہ ہم تیرے اوپر جو اعتراض کئے جاتے ہیں۔ ان کا نشان بھی نہیں رہنے دیں گے بلکہ سب کو مٹا دیں گے۔"

(الفضل ۱۱ جولائی 1931ء صفحہ 5)

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم ڈاکٹر ابرار احمد شفیق صاحب ابن مکرم محمد حنیف آصف صاحب 21/11 دارالنصر غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ عطیۃ الوہاب بنت مکرم عبدالحیٔ صاحب 848/65 کہکشاں سٹریٹ نمبر 2 نیو گلگشت ملتان بعوض مبلغ -/۵۰۰۰۰ روپے حق مہر پر مورخہ 12- دسمبر 1998ء بعد نماز عشاء بیت الذکر اقبال ربوہ میں محترم محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی صدر محلہ نے پڑھا۔ محترمہ عطیۃ الوہاب مکرم ماسٹر محمد مولاداد صاحب مرحوم دارالیمن شرقی ربوہ کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

○ محترمہ اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب عارف والا بیمار ہیں۔

○ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ مختار احمد صاحب سمن آباد لاہور بیمار ہیں۔

○ مکرم ڈاکٹر سجاد حسن خان صاحب کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو پچھلے دنوں حادثہ پیش آگیا۔ جس کی وجہ سے کچھ چوٹیں لگیں۔

○ مکرم عبداللطیف خان صاحب واقف زندگی دارالعلوم وسطی حال کینیڈا تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔

ان سب احباب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد بشیر صاحب زیروی ساڑھے چھتر برس کی عمر میں 12- دسمبر 1998ء کو سوا چار بجے تہجد کے وقت اپنے خالق حقیقی سے جا ملے مرحوم کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے عہدہ "اسسٹنٹ رجسٹرار شپ" سے ریٹائر ہوئے تھے ریٹائرمنٹ کے بعد بیس سال سے زائد عرصہ تک حلقہ مزنگ (لاہور) کے صدر رہے۔ مرحوم نہایت۔ نیک متدین اور سلسلہ کے جاں نثار تھے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کریں کہ اللہ جل شانہ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور اپنے جوار رحمت سے نوازے آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

میں بیٹھ رہے۔ سوائے ایسے معذور کے جو نکل ہی نہیں سکتا۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ دعوت الی اللہ کے جہاد میں حصہ لے۔ اس سے پیچھے ہٹنے کا کسی کے پاس کوئی جواز نہیں۔ ذرائع مختلف ہو سکتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ عورتیں کہاں نکلیں؟ حضور نے فرمایا اس کا جواب میں پہلے بھی دے چکا ہوں پھر بتاتا ہوں کہ جب فوج لڑتی ہے تو ہر فوجی گولی نہیں چلایا کرتا۔ ان کو سپورٹ دینے والے بھی ہوتے ہیں۔ جو یہ ممکن بنا دیتے ہیں کہ اپنے دفاع کا حق ادا کریں۔ ایسی تعداد بڑے گروہوں کی بھی ہوتی ہے اور انفرادی لوگوں کی بھی۔ ان کو مثلاً روٹی چاہئے ان کو روٹی پکا کر دی جائے تو یہ نہ کہو کہ یہ جہاد نہیں ہے۔

ٹولیوں کی صورت میں دعوت الی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قادیان کے زمانے میں اجتماعی یوم دعوت الی اللہ منائے جاتے تھے۔ ایک دن ایسا منایا جاتا تھا جس میں گھروں میں کھانا پکانے والیاں بھی نکل کھڑی ہوتی تھیں۔ آج کے دور میں بھی افریقہ اور ہندوستان کے ممالک میں یہ صورت ممکن ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں علامہ ابوحیان کی تفسیر کی تعریف فرمائی جنہوں نے بعینہ یہی بات کہی ہے۔ اور اس آیت کا پہلی آیت سے تعلق بیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اس میں دین کے احیاء اور پھیلانے کا حکم ہے۔ یہ بہت اعلیٰ نکتہ ہے اور بہت گہری فراست سے انہوں نے مطالعہ کیا ہے۔ خذوا حذرکم بچاؤ کو کہتے ہیں۔ حملہ کو نہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ پوری احتیاط سے کام لو۔ ایسی احتیاط کہ کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی تمہارے دفاعی ہتھیار جارحانہ ہتھیاروں میں تبدیل نہ ہو جائیں۔

حضور ایدہ اللہ کا درس پاکستان کے وقت کے مطابق سوا چار بجے شام شروع ہو کر پانچ بج کر چالیس منٹ پر ختم ہوا۔ حضور نے فرمایا ربوہ اور باقی دنیا سے معلوم کر کے انکی سہولت کے اعتبار سے یہ وقت مقرر کیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 23- دسمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 8 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 18 سنٹی گریڈ
24- دسمبر غروب آفتاب- افطار 5-12
25- دسمبر طلوع فجر- انتہائے سحر 5-35
25- دسمبر طلوع آفتاب 7-04

عالمی خبریں

امریکی دھمکی
امریکہ نے پھر دھمکی دی ہے کہ عراق پر جلد بڑا فضائی حملہ کیا جائے گا۔ صدام حسین کا تختہ الٹنے کی کوششیں جاری رہیں گی۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ عراق میں ہتھیاروں کا کام پھر سے شروع کیا جائے گا۔ عراق نے کہا ہے کہ انسپکٹروں کو کام نہیں کرنے دیں گے۔

خلیجی اخبارات کے تبصرے
خلیجی اخبارات نے عراق کی جنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر امریکی رویہ نہ بدلا تو بچہ بچہ اسامہ بن جائے گا۔ سب عرب تنظیموں نے امریکی حملہ کی مذمت کی ہے۔ عرب دنیا کا استحکام اور یکجہتی دوبارہ قائم ہو گئی ہے۔

بھارتی فوج میں مایوسی
بھارتی وزیر دفاع جارج فرنانڈس نے کہا ہے کہ بھارتی فوج میں سازش کے تحت مایوسی پھیلائی جا رہی ہے دشمن کی ان سازشوں میں ہم نہیں آئیں گے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ پچھلے 5 سال میں 79 بھارتی طیارے مشقوں کے دوران تباہ ہو چکے ہیں۔ ان میں 68 روسی میگ چھ فرانس کے جیگوار چار برطانوی سی ہیریئر شامل ہیں۔

روسی وزیراعظم کی تجویز
روسی وزیراعظم نے بھارتی وزیراعظم کو تجویز دی ہے کہ روس چین اور بھارت پر مشتمل ٹرائیکا قائم کی جائے۔ اس کا مقصد علاقائی امن اور سلامتی کو یقینی بنانا ہے۔ روس کے بھارت کے ساتھ فوجی تعلقات بہت پرانے ہیں۔ مگر بھارت اور چین کے تعلقات کمزور رہے ہیں۔ چین نے بھارت کے ایٹمی دھماکوں کی مذمت بھی کی تھی۔ روسی وزیراعظم نے کہا ہے کہ روس چین اور بھارت کی ٹرائیکا فوجی طرز کی ہو۔

عراق پر حملے نتائج
بی بی سی کا کہنا ہے کہ عراق پر حملے کے نتائج کے بارہ میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ انسانی جانوں کی ضیاع ہتھیاروں کی تباہی اور صدر صدام حسین کی فوجی و سیاسی پوزیشن پر تفصیلات سامنے نہیں آئیں۔

بنگلہ دیش میں سیاسی تشدد
بنگلہ دیش میں سیاسی تشدد کے واقعات میں 2- افراد ہلاک ہو گئے۔ خالدہ ضیاء کے حلقے میں ایک طالب علم رہنما مارا گیا۔ شہر میں پولیس اور پیرا ملٹری فورسز کے دستے تعینات کر دیئے گئے۔

برطانوی اخبار برائے فروخت
برطانیہ کا معروف میگزین سٹیٹسمین فروخت کیا جا رہا ہے۔ برطانوی اخبار ٹیلی گراف کے مطابق وزیراعظم ٹونی بلیئر کے قریبی ساتھی اور کروڑ پتی ناول نگار رابرٹ ہیریز اس کو خریدنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

چین میں حکومت مخالف رہنما کو سزا
چین میں ایک حکومت مخالف رہنما شو ون لی کو تخریب کاری کے الزام میں 13 سال قید کی سزا سنا دی گئی ہے۔ ان کو بیجنگ میں ایک سیاسی جماعت کی شاخ قائم کرنے کے الزام میں حراست میں لے لیا گیا تھا۔

ایران میں کار بم دھماکہ
ایران کے شمالی شہر کازوں میں قدامت پسندوں کے دفتر کے سامنے کار بم کا دھماکہ ہوا جس میں 9- افراد ہلاک ہو گئے۔ صوبائی حکومت کا کہنا ہے کہ یہ سرحد پار سے آنے والے دہشت گردوں کی کارستانی ہے۔

ملکی خبریں

برطانوی اخبار کا الزام
برطانوی اخبار ٹیلیگراف نے لکھا ہے کہ نواز شریف تین دن تک لندن میں خریداری کرتے رہے۔ انہوں نے 5 ہزار پاؤنڈ مالیت کا ایک میکنائزڈ بیڈ خریدا۔ اخبار نے لکھا ہے کہ مالیاتی بحران کے شکار ممالک کے سربراہ نے اس قدر خریداری کی کہ ان کے باڈی گارڈ تھک کر چور ہو گئے وزیراعظم نے امریکن ایکسپریس کے کارڈ اور پچاس پچاس پاؤنڈ کے نوٹوں کے بٹوں میں خریداری کی۔

سرحد حکومت کی پیشکش
سرحد کی حکومت نے اے این پی کو تعاون کی پیشکش کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر وہ پختون خواہ کے مسئلے پر خاموش رہیں تو کالا باغ ڈیم نہیں بنائیں گے۔ تاہم اے این پی نے کہا ہے کہ پونم (قوم پرست جماعتوں کی تنظیم) سرحد حکومت نے آزاد ارکان اور مسلم لیگ کے ناراض اراکین کی بلیک میلنگ سے نجات پانے کے لئے اے این پی کو اقتدار میں شرکت کی پیشکش کی تھی جو ناکام رہی۔

مسجد میں جھگڑا
کلور کوٹ کے نزدیکی قصبہ عباسیانوالہ کی جامع مسجد میں تراویح میں مشغول نمازیوں پر اسی قصبہ کے دس افراد نے حملہ کر کے ایک کو ہلاک اور ایک کو زخمی کر دیا ملزم اور مقتول پارٹی رشتہ دار ہیں۔ ایک دن پہلے معمولی تکرار ہوئی تھی۔

سوچ سمجھ کر بم چلانا تھا
لاہور ہائی کورٹ میں فارن کرنسی اکاؤنٹس کی بحث کے دوران فاضل عدالت کے سامنے فارن کرنسی اکاؤنٹس پر پابندی کا جواز پاکستان کے ایٹمی دھماکے پیش کئے گئے تو فاضل عدالت نے ریمارکس دیئے کہ اگر ایسا تھا تو سوچ سمجھ کر بم چلانا تھا۔ ہمیں تو بتایا گیا تھا کہ بم چلنے سے سب خیریت ہو گئی ہے۔ سرکاری وکیل نے بتایا کہ ایٹمی دھماکوں کے بعد ایمرجنسی لگی ملک ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کی قسطیں ادا کرنے کے قابل نہ تھا۔ اور پورا نظام خطرے میں پڑ گیا تھا۔

روپے کی قیمت میں کمی
پاکستان نے آئی ایم ایف کو مطمئن کرنے کے لئے اپنے سکے کی قیمت میں غیر سرکاری طور پر 6 فیصد کمی کر دی ہے۔ وزیر خزانہ نے آئی ایم ایف سے یہ وعدہ کیا تھا جو وزیراعظم کی امریکہ روانگی سے پہلے ایفاء کر دیا گیا۔

تھانیدار کو ہتھکڑی
ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے پولیس انسپکٹر کے ستار اتروا کر عدالت میں ہتھکڑی لگوا دی۔ ایک کیس میں بار بار طلبی پر پیش نہ ہونے کے باعث ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے تو ایس پی نے انسپکٹر کو یونیفارم میں بغیر ہتھکڑی کے پیش کر دیا۔ عدالت نے ایس پی کو سخت تنبیہ کی کہ انسپکٹر کو ہتھکڑی لگا کر گرفتار کر کے پیش کیا جائے ایمرجنسی میں ہتھکڑی لگائی گئی اور معذرت کی گئی تو عدالت نے ہتھکڑی اتروا دی۔

جنگ بمقابلہ حکومت
پاکستان میں اور اردو زبان کے سب سے زیادہ شائع ہونے والے اخبار جنگ گروپ اور حکومت کے درمیان سخت ٹھن گئی ہے۔ جنگ کا الزام ہے کہ حکومت نے بعض صحافیوں کو جنگ سے نکالنے کا مطالبہ کیا ہے جبکہ حکومت کا کہنا ہے کہ ایسا نہیں کہا گیا۔ حکومت نے جنگ کو دو ارب روپے کا انکم ٹیکس کا نوٹس دیا ہے اور اس کے کاغذ کے گوداموں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ حکومت نے کسٹم کے عذر پر جنگ کا کاغذ روک لیا ہے۔ حکومت کی طرف سے جنگ کے خلاف ایک طویل چارج شیٹ اخبارات میں چھپوائی ہے جس کو جنگ نے بھی شائع کیا ہے۔ جنگ گروپ کے ترجمان نے سرکاری بیان کو لغو اور جھوٹ پر مبنی قرار دیتے ہوئے اس کا تفصیلی جواب دینے کا اعلان کیا ہے۔ کراچی اور لاہور میں پیپلز یوتھ اور شباب ملی نے جنگ کے حق میں مظاہرے کئے ہیں۔ بے نظیر بھٹو اور اپوزیشن پارٹیاں جنگ کی حمایت کر رہی ہیں۔

پاک زمبابوے سیریز
پاکستان اور زمبابوے کے درمیان کرکٹ ٹیسٹ سیریز میں زمبابوے نے ایک صفر سے جیت لی۔ زمبابوے کی طرف اولنگا اور پاکستان کی طرف سے یونس یوحنا مین آف دی سیریز رہے۔

حبکو کی تردید
حب کو نے کہا ہے کہ ہم نے 17- ارب روپے کی اوور بلنگ نہیں کی۔ واپڈا اور احتساب کمیشن مس انفارمیشن پھیلا رہے ہیں۔

جوپرمٹ کی سیاست نہ کرے
ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ پاکستان میں جوپرمٹ کی سیاست نہ کرے اس پر زمین تنگ کر دی جاتی ہے۔ وہ گذشتہ روز وڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ امریکہ اور کینیڈا میں ایم کیو ایم کے اجتماعات سے خطاب کر رہے تھے۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ 25- دسمبر بروز جمعہ قائداعظم کے یوم پیدائش کے موقع پر دفتر الفضل بند رہے گا۔ لہٰذا اس تاریخ کا شمارہ شائع نہیں ہو گا۔ 26- دسمبر کا شمارہ باتصویر سالانہ نمبر ہو گا۔ جس کی قیمت 30 روپے ہو گی۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
رہائش 212175

Quality Offset / Screen Printing
Nameplates, Stickers, Monograms, Computer Signs,
Hard & Flexible Crystal Labels, Holy Gifts in Metallic Mounts,
Giveaways etc. & 3 - D Hologram Stickers for Security.
Multicolour (Pvt) Limited
129-C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 759 0106, Fax: (92-42) 759 4111

• وول کاٹن سلک • پردہ کلاتھ صوفہ کلاتھ
• ملبوسات عروسی کی نایاب ورائٹی
• شادی بیاہ کی مکمل ورائٹی ہول سیل نرخوں پر دستیاب ہے (پردہ کلاتھ سلائی مفت)
ماڈرن رضائیاں ہول سیل ڈیلر
اعلیٰ قسم کے کوٹ برقعے ریڈی میڈ ~~800~~ کی بجائے 500 روپے میں۔
نیز وکی رضائیاں
ناصر نایاب کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ ربوہ
فون دوکان: 434 رہائش: 211244